سوال

جب کوئی عورت کسی شخص کی دوسری بیوی ہو اور پہلی بیوی اسے دھمکیاں دے اور اسے لعنت ملامت کرے ، اور اسے سلام بھی نہ کرے ، لیکن جب لوگوں کے سامنے ہو تو اپنا منہ رکھنے کے لیے اس سے بات کر لے ، اور جب اکیلی ہو تو اسے کلام اور سلام بھی نہ کرے تو اس حالت میں کیا کرنا چاہیے ؟ میں ایک شخص کی نو برس سے دوسری بیوی ہوں اور پہلی بیوی کا عرصہ زواج مجھ سے بھی زیادہ ہے ۔

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے ، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

اس عورت کو چاہیے کہ وہ صبر کرے اور برائی کا جواب برائی سے نہ دے ، بلکہ اسے اپنی پڑوسن اور سوکن کے سامنے خاموشی اختیار کرنی چاہیے اور اس کے ساتھ نرم رویہ رکھتے ہوئے اس کے جذبات کو ٹھنڈا کرے ۔

اور اگر ممکن ہوسکتے تو آپ اسے ایک موثر قسم کا خط لکھیں جس میں پیار و محبت کا اظہار ہو تو یہ بہت ہی اچھا اور بہتر ہے ، اگر وہ پھر بھی ایسا رویہ رکھے تو اس کا وبال آپ پر نہیں کیونکہ آپ اس کے حقوق ادا کر رہی ہیں اور بد کلامی نہیں کرتیں ۔

الشیخ محمد الدویش ۔

اور آپ کو چاہیے کہ اللہ تعالی کے اس فرمان پر عمل کرتی رہیں :

فرمان باری تعالی ہے :

اور جب انہیں جاہل قسم کے لوگ مخاطب کریں تو وہ جواب میں انہیں سلام ہی کہتے ہیں ۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا ہے :

برائی کو اچھائی سے روکو تو پھر وہی جو آپ کو کا دشمن ہے وہ بھی آپ کا دلی دوست بنے جائے گا فصلت (34) ۔

اور آپ کے علم میں ہونا چاہیے اگر وہ آپ کے بارہ میں اللہ تعالی کی نافرمانی کرتی ہے تو آپ اس سے اسی طرح کا سلوک نہ کریں بلکہ اسے کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہوئے بہتر یہ ہے کہ آپ اللہ تعالی کا تقوی اختیار کریں اور اچھا سلوک کرتی رہیں ۔

اللہ تعالی ہی سیدھی راہ کی طرف راہنمائی کرنے والا ہے ۔

واللہ اعلم ۔

الشیخ محمد صالح المنجد